REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ر

یوم۔ پنجشنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۹ صلح ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا

"کل ظہر کے وقت طبیعت خراب ہوگئی تھی اور ابھی تک خراب ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۸ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت بدستور ہے۔ اور آج طبیعت مضمحل ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کل کی رپورٹ کے بعد کراچی سے کوئی مزید اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ابھی تک ٹسٹ ہو رہے ہیں۔ اور تشخیص مکمل نہیں ہوئی جس کے بعد حقیقی علاج تجویز ہوگا۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

— لنڈن ۱۸ جنوری۔ جاپان اور روس کے درمیان معاہدۂ امن کے مذاکرات کل سہ پہر پھر شروع ہو گئے۔ کل اجلاس لنڈن کے جاپانی سفارت خانہ میں ہوا۔

مشرقی بنگال کی علیحدگی کی گفتگو پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہے۔ (سرکار)

ڈھاکہ ۱۸ جنوری۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ جناب ابو حسین سرکار نے کہا ہے کہ کوئی سچا پاکستانی اس قسم کی بات اپنی زبان سے نہیں نکال سکتا کہ مشرقی بنگال پاکستان سے الگ ہو جائے گا۔ انہوں نے عوامی لیگ کے عبد الحمید خان بھاشانی کے ایک بیان کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مولانا بھاشانی نے اپنے اس بیان میں کہا تھا کہ کہ اگر آج مشرقی بنگال کے مطالبات پورے نہ کئے گئے تو اگلی نسل پاکستان سے الگ ہو جانے کا مطالبہ کرے گی۔ ابو حسین سرکار نے کہا اس قسم کی باتیں انتہائی مضحکہ خیز اور ملک کی سالمیت کے خلاف ہیں۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ پاکستان کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔

— عمان ۱۸ جنوری۔ اردن میں آج سے تمام سکول دوبارہ کھل رہے ہیں۔ یاد رہے حالیہ ہنگاموں کے دوران تمام سکولوں کو ۸ جنوری سے بند کر دیا گیا تھا۔

— لنڈن ۱۸ جنوری۔ مشرق وسطیٰ کو اسلحہ فراہم کرنے کے بارے میں برطانوی حکومت کی طرف سے قرطاس ابیض اس ہفتہ شائع ہو جائے گا۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۱۸ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ایک منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۲۵ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج صبح مطلع قدرے ابر آلود تھا اور سردی معمول سے زیادہ تھی۔

اقوام متحدہ کے ممبر ممالک پر زور دیا جائے کہ وہ اسرائیل کو اقتصادی امداد دینے کا سلسلہ بند کر دیں

سلامتی کونسل سے شامی نمائندے جناب احمد شکیری کا مطالبہ

نیویارک ۱۸ جنوری۔ حکومت شام نے اقوام متحدہ سے کہا ہے۔ کہ وہ تمام ممبر ممالک سے یہ سفارش کرے کہ وہ اسرائیل کو اقتصادی امداد دینی بند کر دیں۔ حکومت شام کا یہ مطالبہ شامی نمائندے جناب احمد شکیری نے کل رات سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے دوبارہ پیش کیا کونسل کا یہ اجلاس اسرائیلی حملوں کے خلاف شام کی شکایت پر غور کرنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ بحر گلیل کے علاقے میں اسرائیلی فوجوں نے جو حملہ کیا تھا شامی نمائندے نے اس کے ضمن میں سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ اس حملے کی تحقیقات کرنے کے لئے تین ممبروں کی ایک کمیٹی بنائے اور یہ کمیٹی شام کے نقصانات کا اندازہ لگا کر معاوضہ کی سفارش کرے۔ اسرائیلی نمائندے نے کہا اسرائیل اس وقت تلافی کے سوال پر غور کرے گا۔ کہ پہلے عرب ملک اسرائیل کے ان ۲۵۸ باشندوں کی تلافی کریں۔ جو پچھلے سال مختلف سرحدی جھڑپوں میں ہلاک ہوئے ہیں۔ کل کے اجلاس سے قبل امریکہ برطانیہ اور فرانس نے اس بارے میں سلامتی کونسل کے ممبران کو ایک مشترکہ قرارداد کا مسودہ بھیجا۔ جس میں اسرائیل کی جارحانہ روش کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ شام کی شکایت پر مزید غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس آج پھر ہو رہا ہے

مجوزہ دفاعی معاہدے کے متعلق شام اور لبنان میں اختلافات رونما ہو گئے

معاہدے پر دستخط ہونے کی رسم ملتوی کر دی گئی۔

بیروت ۱۸ جنوری۔ شام اور لبنان میں مجوزہ دفاعی معاہدے کے بارے میں کچھ اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ پہلے خبر آئی تھی۔ کہ اس معاہدے پر عنقریب دستخط ہونے والے ہیں۔ لیکن اب دستخط کرنے کا سوال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ لبنان نے اس معاہدے کو منظور کرنے کے بارے میں تین شرطیں پیش کی تھیں۔ جنہیں شام نے مسودے میں شامل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ شرطیں حسب ذیل ہیں (۱) اس معاہدے پر صرف جنگ کے موقعہ پر عمل کیا جائے گا۔ (۲) بیرونی حملہ نہ ہونے کی صورت میں دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کے ملک میں داخل نہ ہو سکیں گی۔ اور حملے کی صورت میں بھی فوجیں اس ملک کی درخواست پر ہی داخل بھیجی جا سکیں گی (۳) جب فوجیں اجازت سے دونوں میں سے کسی ایک کی حدود میں داخل ہونگی۔ تو انہیں اس ملک کی فوجی کمان کے تحت کام کرنا ہوگا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان اختلافات کو طے کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے نمائندوں کی جلد ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

عرب وزراء خارجہ کا اجلاس بلانے کی تجویز

عمان ۱۸ جنوری۔ اردن کی حکومت نے عرب وزراء خارجہ کا ایک اجلاس بلانے کی تجویز پیش کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں اردن کو مالی امداد دینے کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔ اردن کے وزیر خارجہ نے کل ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس تجویز سے متعلق ضروری مراسلے شام مصر اور سعودی عرب کے سفارتی نمائندوں کو بھیجے گئے ہیں۔ ان ملکوں نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ اردن کو مالی امداد دینے کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے چاروں ملکوں کے سربراہوں کا اجلاس منعقد ہونا چاہیئے۔ اردن کی حکومت نے اپنے مراسلہ میں اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے صرف وزرائے خارجہ کا اجلاس بلانے سے اتفاق کیا ہے۔

۴۶ عورتیں ڈوب کر ہلاک ہو گئیں

حیدر آباد (دکن) عادل آباد کے ضلع میں مورخہ ۱۶ جنوری کو گوداوری ندی میں ایک کشتی الٹ جانے سے ۴۶ عورتیں ڈوب کر ہلاک ہو گئیں اس کشتی میں ۵۳ مسافر سوار تھے۔ یہ عورتیں مزدور تھیں اور صبح ہی صبح ندی کے دوسری طرف کام پر جا رہی تھیں۔

صدر آئزن ہاور کو مزید اختیارات دینے کی تجویز

واشنگٹن ۱۸ جنوری۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کانگریس کو ایک تجویز پیش کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ دوست ملکوں کو لمبی مدت کے لئے اقتصادی امداد دینے کے سلسلہ میں صدر آئزن ہاور کو اختیارات دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ روس کی نئی جارحانہ پالیسی کے پیش نظر دوست ملکوں کو لمبی مدت کے لئے اقتصادی امداد دینی بہت ضروری ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء

مختلف مکاتب

ڈاکٹر سید عبد الودود کنوینر مجلس جمہور اسلام لاہور نے مسودہ دستور کے متعلق اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے۔ کہ:۔

"مسودہ دستور کا خیر مقدم کرتے ہوئے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس کے مرتب کرنے والوں نے اسلام کے سماجی نظام کو صحیح طور پر نہیں سمجھا ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی بقا اور ان کی نشو ونما کی ضمانت دینے کے سلسلے میں جو دفعہ شامل کی گئی ہے۔ وہ اسلام کے سماجی نظام کی نفی ہے۔ اور یقیناً قابل نفرت ہے۔ جس کی ہر قیمت پر مذمت کی جانی چاہیئے"۔

(روزنامہ تسنیم ۱۵ جنوری ۱۹۵۶ء)

جہاں تک ریاست کے خالص سیاسی امور کا تعلق ہے۔ مسودہ دستور میں تمام فرقوں کے مسلمانوں کو ہمخیال اور یکساں بنانے کے لئے واضعین دستور کے لئے کوئی اور چارہ نہیں تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق نشوونما پانے کے لئے آزاد چھوڑ دیتے۔ ورنہ اس کے معنی یہ ہوتے۔ کہ دستور کسی خاص فرقہ کے عقائد کے مطابق وضع کیا گیا ہے۔ سیاسی سطح پر ہر مسلمان کہلانے والا خواہ فروعی عقائد میں وہ دوسروں سے امتیاز رکھتا ہو۔ یکساں حقوق کا حقدار ہے۔ کیونکہ کسی حکومت کے لئے جو ایسی ریاست میں قائم کی جائے۔ جہاں مختلف فروعی اختلافات رکھنے والے مسلمان آباد ہوں۔ اس کے لئے کسی فرقہ سے جانبدارانہ برتاؤ کرنا ملک میں فتنہ وفساد کی بنیاد قائم کرنا ہے۔ ایسی ریاست جس میں بہت سے فرقے ہوں۔ ایک فرقے سے نسبت رکھ کر کوئی حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر بزور قائم کر بھی دی جائے۔ تو دیر تک جانبر نہیں رہ سکتی۔

اسلامی فرقوں کے بارے میں جیسا کہ قرون وسطیٰ کے یورپ میں عیسائی فرقوں میں ہوا۔ مشکل یہ ہے کہ کثیر اسلامی فرقے جو دراصل اصلاحی جماعتیں کہلانی چاہئیں۔ سیاست اور مذہبی عقائد میں فرق نہیں کرتے۔ اگر ہر جماعت اپنی سرگرمیاں اقتدار پر قابض ہونے کی بجائے اصلاح اور تبلیغ تک محدود رکھے۔ تو عقائدی اختلافات نہ ضرر رساں ہونے کے نہ صرف مفید ہی بلکہ افہام و تفہیم اور اسلام کے اصولوں کے ارتقاء کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اختلاف امتی رحمۃ۔

اگر کوئی فرقہ یا مکتب خیال یا جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اصلاحی جماعت حصول اقتدار کو اپنا مطمح نظر نہ بنائے۔ کم از کم بزور قوت اقتدار پر قابض ہونے کو اپنا منتہائے مقصود نہ سمجھے۔ جیسا کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کر رہی ہے۔ اور اسلامی اخلاق کی تربیت اور اشاعت و تبلیغ تک اپنی جدوجہد محدود رکھے۔ تو اختلافات واقعی ہمارے لئے رحمت بن سکتے ہیں۔

بین المسلمین اتحاد کے لئے کافی اور وافی زمین موجود ہے۔ ہر فرد یا جماعت جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ پورے حقوق کے ساتھ ایک اسلامی ریاست کا شہری اور اسلامی جماعت کہلانے کی مستحق ہے۔ اور اللہ اور رسول کے قانون کے مطابق اسے کوئی حکومت بھی خواہ وہ کتنی بھی اسلامی کیوں نہ ہو۔ کسی سیاسی حق سے جو ایک مسلمان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ محروم نہیں کر سکتی۔

اس لئے لازمی ہے۔ کہ اسلامی ریاست کے دستور میں ہر مکتب خیال اور ہر جماعت یا فرقہ کی بقاء اور نشوونما کی گنجائش رکھی جائے۔ ورنہ وطن فساد فی الارض کا گھروندا بن جائے گا۔ البتہ اسلامی ریاست میں اسلام کے نام پر کوئی ایک سیاسی پارٹی بنانا جس کا مقصد مسلمان کہلانے والے حکمرانوں کے علی الرغم صالحیت یا تقویٰ کی بناء پر ملکی اقتدار پر قابض ہونا ہو۔ اسلام میں ممنوع ہے۔ خاص کر ایسی جماعت تو اسلام ہرگز برداشت نہیں کرتا۔ جس کا نظریہ اقتدار پر بزور شمشیر قابض ہونا ہو۔ اور نہ جمہوریت ہی اس کو برداشت کرتی ہے۔ دراصل ایسی بات ملک کے اندر فساد فی الارض کی جڑ ہے۔ اور اسلام فساد فی الارض کا سخت مخالف ہے۔

آج ایک اسلامی ملک کے اندر اس طرح امن و سلامتی کی فضا قائم رہ سکتی ہے۔ کہ اسلامی دستور مسلمانوں کے مختلف مکاتب خیال میں دخل اندازی نہ کرے۔ اور کسی فرقہ یا مکتب خیال کے ساتھ اپنے آپ کو مختص نہ کرے۔ ورنہ ہم پھر وہی غلطی کریں گے۔ جو پہلے کرتے آئے ہیں۔ اور جس کی نظیر نہ صرف ازمنہ وسطیٰ کے عیسائی پیش کرتے ہیں۔ بلکہ اسلامی تاریخ میں بھی ملتی ہے۔

اختلاف عقائد خطرناک چیز نہیں۔ بلکہ اختلافات کو سیاست میں داخل کرنا خطرناک ہے۔ ہر جماعت یا فرقہ اپنے آپ کو راستی پر اور دوسرے فرقوں کو غلطی پر سمجھتا ہے۔ اس لئے اگر سیاست میں دخل اندازی ہو گی۔ تو کشمکش امن کے حدود سے نکل کر خانہ جنگی کی صورت اختیار کر لیگی۔ اس لئے ہماری دانست میں ڈاکٹر سید عبد الودود کے بیان کا صرف یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف اسلامی مکاتب خیال کو سیاست سے الگ رہنا چاہیئے۔ جس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انہیں سیاسی امور میں حصہ ہی نہیں لینا چاہیئے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ کسی ایک فرقہ کو دوسرے فرقوں کے مخالف اقتدار پر قابض ہو کر دوسروں کو حکومت کے بل پر اپنا ہم خیال بنانے پر کسی قسم کا جبر استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں کسی حاکم کو خواہ وہ صدر ریاست ہو۔ یا وزیر اعظم یا اور ادنیٰ حکومتی کارپرداز اپنے کسی فعل یا عمل سے اپنے فرقے کے ساتھ جانبداری کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ یہی طریق ہے۔ جس سے ملک میں یکسانی اور وحدت قائم ہو سکتی ہے۔ اور قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہی اسلام کا سماجی مزاج ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ سے واضح ہوتا ہے۔ اسی لئے مسودہ دستور میں یہ دفعات رکھ کر دستور سازوں نے صحیح اسلامی روح کا اظہار کیا ہے۔

اور یہی روح ہے۔ جو شیعہ ایران اور سنی پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو باہم متحد کر کے ایک محاذ پر جمع کر سکتی ہے۔ جس کی آج کفر والحاد کے دور میں سیاسی نقطۂ نظر سے مسلمان اقوام کو سخت ضرورت ہے۔

ایک نہایت ضروری تحریک

احباب سال میں سے چند یوم خدمت دین کے لئے وقف کریں

(از محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر رشد و اصلاح)

سلسلہ کے کاموں کو صحیح طور پر سر انجام دینے کے لئے مالی امداد بصورت چندہ کافی نہیں ہے۔ پہلی جماعتوں کا اور ہماری جماعت کا بھی یہی تجربہ ہے۔ کہ جب تک جسمانی خدمات اس رنگ میں نہ کی جائیں۔ جس رنگ میں کہ مالی خدمات کی جاتی ہیں۔ کوئی سکیم بھی کامیاب نہیں ہو سکتی اور ہر کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لئے میں نے پہلے بھی تحریک کی تھی۔ اور اب پھر تحریک کرتا ہوں۔ کہ احمدی احباب باستثناء سرکاری ملازمین سلسلہ کے کاموں کی انجام دہی کے لئے ہر سال چند ایام وقف کریں۔ اور ان ایام میں باقاعدہ طور پر اس طرح کام کریں۔ جیسا کہ باقاعدہ طور پر مالی چندہ دیا جاتا ہے۔ اور یہ دن جو سال میں کم از کم پندرہ دن ہونے چاہئیں۔ مقرر کر کے ہر ایک عاقل بالغ احمدی اپنی جماعت کے سیکرٹری کو رپورٹ کرے اور سیکرٹری صاحب باقاعدہ ایسے وقف کا رجسٹر رکھیں۔ اور ہر مہینہ اسی کام کے محاسبہ کی رپورٹ مرکز میں کریں۔ اس وقف ایام کا مثلاً ایک ہم یہ بھی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کہ دوست ایسے لوگوں کو نوشت وخواند کی تعلیم دیں۔ جو بالکل ناخواندہ ہیں۔ اسی طرح خدمت خلق کے لئے جو باقاعدہ انتظام مقرر ہے۔ اس کے لئے بطور والنٹیئر کے وقت دیں۔ مثلاً گذشتہ دنوں میں جبکہ سیلاب کے نقصان کی تلافی کے لئے ہماری طرف سے خدمت ہوئی تھی۔ بعض دفعہ درجنوں آدمیوں کی ضرورت پڑ جاتی تھی۔ اس لئے یہ وقف اوقات کا رجسٹر ہر جگہ مکمل ہونا ضروری ہے۔ اس میں صرف اسقدر رعایت ہو سکتی ہے۔ کہ واقف وقف کے ایام خود تجویز کرے۔ اور اس کا قبل از وقت فیصلہ ہونا چاہیئے۔ تا وقت پر ہم اس سے کام لے سکیں۔

اس طرح رشد و اصلاح کے جو کارکن علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ وہ جماعت کے افراد اور دیگر دوستوں کی تعلیم وتربیت اور اخلاقی اصلاح کے امور کو خصوصاً مدنظر رکھیں۔ اور دنیا کے سامنے ہماری طرف سے ایسا نمونہ اور خلق پیش ہونا چاہیئے۔ کہ جس پر مخالف بھی کسی قسم کا اعتراض نہ کر سکیں۔ اور لوگوں کے لئے جذب کا موجب ہو۔ لیکن یہ سارا کام ایک تنظیم کے ماتحت ہی ہو سکتا ہے۔ جن احباب کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم بغیر تنظیم کے کام کر رہے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کوئی کام بغیر تنظیم کے بار آور نہیں ہو سکتا۔

آخر میں پھر یہ عرض کروں گا۔ کہ ایسی تنظیم کر کے اور رجسٹرات مکمل کر کے دفتر رشد و اصلاح میں اطلاع دیں۔ (فتح محمد سیال ناظر رشد و اصلاح)

درخواست دعاء

خاکسار ایک محکمانہ امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اور میرے دو بھائی رشید اور نسیم میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ہم تینوں بھائیوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں) غلام احمد لائل پور۔

آپ اُس انقلاب کے ہیرو بننے کی کوشش کریں جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صورت میں اللہ تعالےٰ نے اِس زمانہ کیلئے مقدّر کر رکھا ہے

اگر آپ اپنی عملی زندگی کو اسلامی تعلیم کا مظہر بنالیں تو دنیا بڑی سرعت کے ساتھ اِسلام کی طرف مائل ہو سکتی ہے

محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کا تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے ولولہ انگیز خطاب

ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے مورخہ ۱۴ جنوری کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے نہایت دردمندانہ اور مؤثر الفاظ میں انہیں اپنے کردار میں اسلامی خصوصیات کو اپنانے اور اجاگر کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا دورِ حاضرہ کے حالات دنیا کو اسلامی نظریات کی طرف مائل ہونے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اور اسلام کے تقاضوں کو پورا کریں تو یقیناً آپ اس انقلاب کے ہیرو بن سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی صورت میں اس زمانہ کے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ اور جس کے آثار روز بروز زیادہ واضح ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہی وہ انقلاب ہے جو دنیا کی موجودہ الجھنوں کو حل کر کے بنی نوع انسان کو سکینت اور اطمینان بخش سکتا ہے۔

محترم چوہدری صاحب بالقابہ نے یہ لیکچر بعنوان "دنیا میں ہمارا وجود مقام" تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج کے زیر تعمیر ہال میں بزبان انگریزی ارشاد فرمایا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو کالج کے ایک طالب علم محمد اسلم صابر نے کی۔ بعد ازاں یونین کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر سعید احمد رحمانی طالب علم فورتھ ایر کلاس نے جو صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے مختصراً چوہدری صاحب کی قومی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی۔ ٹھیک گیارہ بجے محترم چوہدری صاحب نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنی تقریر شروع فرمائی۔

ایک عالمگیر بے چینی اور ذہنی انتشار

آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں دنیا کی موجودہ حالت اور اسکے بڑھتے ہوئے ذہنی انتشار کا ذکر کیا۔ اور فرمایا مجھے اپنے فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں دنیا بھر کی سیاحت کرنے کا موقعہ ملا ہے میں نے ہر ملک اور ہر جگہ لوگوں میں ایک عام بے چینی کی کیفیت پائی ہے۔ سائنس کی ترقیات نت نئی ایجادات اور مختلف ممالک کی طاقت میں بے اندازہ اضافہ نے کئی طرح کے خدشات پیدا کر دیئے ہیں۔ دماغوں میں نئی نئی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں۔ دنیا دو متخالف گروہوں میں منقسم ہو چکی ہے۔ اور دونوں گروہ (روس اور امریکہ) اتنی طاقت رکھتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے اور بغیر ایک سپاہی بھی بھیجنے کے مخالف ملکوں کے دار الحکومت کو نصف گھنٹہ کے اندر اندر ختم کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ان حالات کو دیکھتے ہوئے طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر دنیا کا مستقبل کیا ہے۔ بنی نوع انسان کی پیدائش کا کیا مقصد ہے۔ اور یہ بڑھتی ہوئی طاقت انسانیت کی بہتری کے لئے استعمال ہوگی یا اس کی ہلاکت کے لئے؟

ان سوالات کا جواب دنیا کے مختلف مفکرین نے اپنے اپنے نظریہ کے مطابق دیا ہے۔

ہمارا نظریہ

فرمایا ہمارا نظریہ اس سلسلے میں مذہب اخلاق اور روحانیت پر مبنی ہے۔ اور چونکہ تمام دنیا میں آج صرف ہم ہی اس دعوے کے علمبردار ہیں کہ اس کائنات کا خالق و مالک ایک خدا ہے۔ جس نے ایک خاص مقصد کے لئے اس دنیا کی تخلیق کی ہے۔ اور اسی مقصد کی طرف راہ نمائی کرنے کے لئے وہ دنیا کے ہر دور اور ہر منزل پر انسانیت کی ہدایت کا سامان بہم پہنچاتا رہا ہے۔ اس لئے ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے نکتہ نگاہ کے مطابق اس سوال کا معقول جواب پیش کریں۔ اور دنیا کو مطمئن کرنے کی سعی کریں۔

ہر دور میں اللہ تعالےٰ ہدایت کا سامان بہم پہونچاتا رہا ہے

محترم چوہدری صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی مثال پیش کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت فرمائی۔ کہ کس طرح ہر دور میں اللہ تعالےٰ دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے سامان پیدا فرماتا رہا ہے۔ پھر آپ نے دورِ حاضرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا بیسویں صدی کے آغاز سے دنیا کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے اس انقلابی دور کے غیر معمولی تغیرات کا اس سے قبل اندازہ بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ سائنس کی ترقی اور محیر العقول ایجادات نے وقت اور فاصلہ کو اتنا مختصر کر دیا ہے۔ کہ دنیا اب ایک ملک کی طرح ہو گئی ہے۔

آپ نے فرمایا اس دور کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق اپنی راہ نمائی سے محروم نہیں رکھا۔ گو یہ راہ نمائی قرآن مجید کے ہی تابع ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم ہی پر مبنی ہے۔ تاہم ضروری تھا۔ کہ اس زمانہ کے حالات اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اس تعلیم کو نئے انداز سے پیش کر کے اس دور کی مخصوص مشکلات کو حل کیا جاتا۔ اور یہی وہ راہ نمائی ہے جس کے آج ہم علمبردار ہیں۔ آپ نے فرمایا ۱۹۰۸ء کا سال اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کہ اس سال نمایاں طور پر دنیا کے موجودہ دور کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی سال کے بعد موجودہ دور کی عالمگیر جنگوں کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اہم ایجادیں کی گئیں۔ جو دورِ حاضرہ پر گہرے طور پر اثر انداز ہوئیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

تمہاری تدابیر بغیر خُدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں

"خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں۔ جو تمہیں اپنی طرف بُلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو۔ جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا یہ سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت ہو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کریگی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔"

(کشتی نوحؑ)

بنی نوع انسان کی پیدائش کی غرض

محترم چودھری صاحب نے بنی نوع انسان کی پیدائش اور اس کی غرض پر اسلامی نکتہ نگاہ سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ دنیا میں بنی نوع انسان کی پیدائش کی صرف ایک ہی غرض ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنے خالق و مالک کا قرب حاصل کریں۔ اور اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا کریں۔ تو دنیا کا سارا ذہنی انتشار ختم اور بے چینی دور ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ کام کیسے کیا جا سکتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں ہم پر (جن کے ذمہ یہ کام کیا گیا ہے) بڑی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ ہم خود اسلام کا مطالعہ کریں۔ اور اس کی روح کو سمجھیں۔ اور پھر اسی روح کے مطابق اپنے کردار کو ڈھالیں۔ ایسا کرنے کے بغیر ہم کبھی بھی دنیا کو اسلام کی طرف نہیں لا سکتے۔ اور اس کی موجودہ پریشانی کو دور نہیں کر سکتے۔

زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کیجئے

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے محترم چودھری صاحب نے فرمایا۔ کہ اسلامی تعلیم اپنی ذات میں عالمگیر اور مکمل ہے۔ وہ دنیا کے موجودہ تمام سیاسی معاشرتی اور اخلاقی مسائل کو حل کر سکتی ہے۔ اسلام ہمیں دنیوی جد و جہد سے فرار کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ وہ زندگی کے ہر شعبہ اور ہر حصہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتا ہے۔ بشرطیکہ اسلام کے بنیادی اصولوں کو ہم ملحوظ رکھیں۔ بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہمیں دنیا کی ہر تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور دوسروں سے آگے نکل جانا چاہیئے۔ یہاں تک کہ سائنس کے شعبہ میں بھی ہمیں دنیا کی رہنمائی کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ ہماری جماعت کا ایک فرد اس وقت دنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں میں سے ہے۔ اس کی یہ ترقی ظاہر کرتی ہے۔ کہ اپنے محدود ذرائع کے باوجود اس شعبے میں بھی انتہائی ترقی ہماری پہنچ اور طاقت سے باہر نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اس ترقی کو ہی اپنا مقصد نہ بنا لیں۔ بلکہ اسے اپنے مقصد تک پہنچنے کا ایک ذریعہ سمجھیں۔ اور اصل مقصد وہی قرار دیں۔ جو اسلام نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میری یہ دلی تمنا ہے۔ کہ ہمارے اس کالج کا ہر لڑکا کالج چھوڑنے سے قبل اپنے اس نصب العین کو اچھی طرح سے سمجھ چکا ہو۔ وہ قرآن مجید کی تعلیم سے واقف ہو۔ اسلام کی روح کو سمجھتا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلامی تعلیم کا مظہر بن جانے کا عہد کر چکا ہو۔

یورپ کا اسلام کی طرف رجحان

آپ نے اسلام کی طرف یورپ کے رجحان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ مغرب کے باشندے جو سائنس اور دیگر دنیوی علوم کے بڑے ماہر ہیں۔ وہ آج تک اسلام کے سخت مخالف تھے۔ اور یہ سمجھتے تھے کہ اسلام اس زمانہ میں زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ لیکن آج وہاں پر یہ حالت ہے۔ کہ ان کے بڑے بڑے مفکرین بھی یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ دنیا کی رہنمائی صرف اسلام ہی کر سکتا ہے۔ ان کے اس رجحان اور اعتراف سے آپ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔ ایک طرف وہ اسلام کی طرف مائل ہیں۔ دوسری طرف اسی زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذمے اسلام کی تبلیغ کا کام کیا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اسلام کی طرف دعوت دینے والوں اور اسلام کی طرف مائل ہونے والوں کے درمیان جو خلیج حائل ہے۔ اسے کیونکر عبور کیا جائے۔

اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ آپ اس امر کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ آپ کس جماعت یا گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی پوری توجہ اپنے آپ کو اسلامی اصولوں کا مظہر بنانے پر مرکوز کر دیں۔ اور پھر اہل مغرب کو اسلام کی طرف دعوت دیں۔ ایسا کرنے سے یقیناً آپ اس انقلاب کے ہیرو بن سکتے ہیں۔ جو مستقبل میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی صورت میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اور جس کے آثار روز بروز زیادہ واضح اور نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی وہ انقلاب ہے۔ جو بنی نوع انسان کی تمام پریشانیوں اور الجھنوں کو حل کر کے اسے اطمینان اور سکینت بخش سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ یہ منافقت ہے۔ کہ پلیٹ فارم پر کچھ کہا جائے۔ اور عمل کچھ اور کیا جائے۔ اگر آپ واقعی اسلام کو سچا اور کامل مذہب یقین کرتے ہیں۔ تو اپنی عملی زندگی کو بھی اسلام کا نمونہ بنائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ بھی آپ کی مدد کرے گا۔ اور آپ اس زمانہ میں پوری انسانیت کی قیادت کرنے والے بن جائیں گے۔

محترم چودھری صاحب کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ اور گہری دلچسپی اور کامل سکون کے ساتھ سنی گئی۔ (نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

(۱) ایک لمبے عرصے سے میری اہلیہ بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ چودھری غلام محی الدین ربلیو کے۔

(۲) خاکسار کے والد صاحب عرصہ دراز ہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(چودھری غلام احمد ولد چودھری اللہ دتا صاحب آرائیں حال کارکن دفتر امور عامہ ربوہ)

واردات

(از مکرم سعید احمد صاحب اعجاز)

احوال میرے سب تجھ کو معلوم — انصاف فرما! ماوائے مظلوم
اہلِ ریا ہیں مسرور و فائز — ہر راست گو ہے مقہور و محروم
گردن پہ کس کی ہے خونِ لالہ؟ — کلیاں بھی معصوم، شبنم بھی معصوم
دنیا کی یاری یا غمگساری — امیدِ موہوم! امیدِ موہوم
عیشِ شبانہ، آہِ سحرگاہ — اک تیرا مقسوم! اک میرا مقسوم

مت پوچھ مجھ سے وہ کیفِ قربت! — پیدا بھی معدوم! پنہاں بھی معدوم
جس سے کرے پیار اس کو ستائے — یہ لطفِ پنہاں کس کو ہے معلوم
گہ غم میں قربت، راحت میں دوری — گہ زہر تریاق! تریاق مسموم
لایا ہے نذرِ خاکسترِ دل — اک سوختہ جاں مغفور و مرحوم
تو داد رس ہے فریاد رس ہے — میں ہوں گنہگار لیکن ہوں مظلوم
نصرت بھی فرما! رحمت بھی فرما! — سب تیرے تابع، سب تیرے محکوم
دِل کو شفا دے سوزِ بقا دے — مولائے شافی! اے حیّ و قیّوم
بیدل نہ ہو تو اے اشکِ پیہم — شاید کہ دُھل جائے، تقدیرِ مرقوم
قدرت کے لاکھوں اسرارِ پنہاں — برگِ گلِ تر مکتوبِ مختوم
اے عشق لے چل اس آستاں پر — جس آستاں کے خادم بھی مخدوم
یا عیشِ دنیا، یا عشقِ بے تاب! — تُو جس کو لے لے وہ تیرا مقسوم
یا ترکِ دنیا یا ترکِ مولا — یہ دوئی تا کے اے جانِ مغموم
لیتا زمانہ کیوں غم کی دولت؟ — ہر چیز تیری اے جانِ مغموم
تو اس سے باغی سب تجھ سے باغی — تو اس کا تابع سب تیرے محکوم
اِک یہ بھی منزل تُو صیدِ گردوں — مجبور و بے بس، مظلوم و مغموم
اِک یہ بھی منزل تُو اس کا پیارا — مہر و مہ و نجم، سب تیرے محکوم
کون و مکاں کی آنکھوں کا تارا — جس سے وہ راضی، جس کا وہ مخدوم
وہ کار فرما خود فکر اس کو — کیا فکر تجھ کو تو کیوں ہے مغموم
تیری اماں وہ تسکینِ جاں وہ — اے قلبِ مضطر اے جانِ مظلوم
میری نظر میں معیارِ اعمال! — وہ خوش تو محمود، ناخوش تو مذموم
ہستی پہ اس کی شاہد رسالت — آیات روشن اور ذات مکتوم
بیگانگی ہے یا بیخودی ہے — اِک یہ بھی مفہوم اک وہ بھی مفہوم

اس رزم حق و باطل کا انجام
تجھکو بھی معلوم مجھکو بھی معلوم

مولوی صدرالدین صاحب مرحوم

(از ریاض احمد صاحب ارشد ۔ مونگ ضلع گجرات)

میرے والد مرحوم مولوی صدرالدین صاحب تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ ۲۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم پرائمری تک اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ آپ کو ہمیشہ یہ شوق ہوتا کہ عربی کی اعلےٰ تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے والد (حافظ مخدوم صاحب مرحوم) کے قائمقام بنیں۔ آپنے ابتدائی صرف نحو، اور منطق وغیرہ انہی سے پڑھی۔ پھر ۱۹۰۳ء میں اپنے بڑے بھائی مولوی غلام رسول صاحب کے ہمراہ لاہور چلے گئے۔ اور وہاں مدرسہ رحیمیہ واقع نیلہ گنبد میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرنے لگے ڈیڑھ سال کے قریب آپ نے وہاں تعلیم حاصل کی۔ انہی دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لیکچر لاہور میں ہوا۔ جس میں آپ بھی شامل ہوئے۔ یہ شمولیت گو غیر احمدی ہونے کی حیثیت سے تھی۔ لیکن احمدیت کا بیج آپ کے دل کی زمین میں اسی وقت بو دیا گیا تھا۔ ۱۹۰۶ء میں آپ نے مولوی عالم کا امتحان پاس کیا ۱۹۰۷ء میں منشی فاضل اور ۱۹۰۸ء میں مولوی فاضل پاس کیا۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں آپ کے والد صاحب فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دو سال تک آپ گھر رہے ۱۹۱۰ء۔۱۳ میں آپ گورنمنٹ سکول ایبٹ آباد میں بحیثیت عربی مدرس پڑھاتے رہے بعد ازاں مدرسی چھوڑ کر عرضی نویسی اختیار کی۔ اور ۱۹۱۵ تک یہ شغل رکھا۔ آپ کے دل میں شروع سے ہی خدمت خلق کا جذبہ موجود تھا۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں آپ نے عرضی نویسی چھوڑ دی اور اپنے آبائی وطن موضع مونگ میں اپنی ہی زمین پر مدرسہ کی بنیاد رکھی اس میں پرائمری تک تعلیم دی جاتی تھی۔ اس مدرسہ کے قائم رکھنے کے لئے آپ نے بڑی دوڑ دھوپ کی۔ اور بہت دور دور سے مخیر لوگوں نے سکول کی معاونت میں چندہ دیا۔ لیکن شاید اس وقت خدا تعالےٰ کو منظور نہ تھا۔ یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی اور بالآخر آپ کو بعض گھریلو مشکلات کی بناء پر پھر باہر ملازمت تلاش کرنا پڑی چنانچہ ۲ جنوری ۱۹۱۹ء کو گورنمنٹ سکول کوہاٹ میں آپ کو عربی مدرس کی حیثیت سے جگہ مل گئی۔ جہاں آپ ۱۹۳۲ء تک رہے۔ وہاں سے تبدیل ہو کر آپ ہنگو میں آئے۔ جہاں ۱۹۳۵ء تک رہے

وہاں سے تبدیل ہو کر اب پشاور ٹریننگ سکول میں آگئے۔ جہاں سے اپریل ۱۹۴۱ء میں آپ ریٹائرڈ ہو کر واپس اپنے آبائی وطن میں آکر آباد ہوگئے۔ یہاں آپ جماعت کے پریذیڈنٹ کی حیثیت سے دین کی خدمت کرتے رہے اور بالآخر ۵۔۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب کو ۱۲ بجکر ۳ منٹ پر چالیس روز بعارضہ اسہال بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولا کی طرف سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قبول احمدیت

جنوری ۱۹۱۳ء میں آپ کے بڑے بھائی مولوی غلام رسول صاحب جو اس وقت کیمل پور میں تھے، نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا۔ مئی ۱۹۱۳ء میں آپ نے بھی بیعت کر لی۔ چونکہ آپ کے والد مرحوم اپنے وقت میں گاؤں کے اور ارد گرد کے علاقہ کے واحد مذہبی لیڈر کی حیثیت رکھتے تھے۔ اسلئے گاؤں والوں کی بہت سی توقعات ہمارے خاندان سے، بالخصوص والد صاحب سے وابستہ تھیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا اس نے اس خاندان کے چشم و چراغ کو احمدیت کی روشنی سے منور کرنا تھا۔ پس اس نے آپ کو سچائی کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی دوسری وجہ قبول احمدیت کی جس کا انکشاف والد صاحب مرحوم کی ایک اپنی تحریر سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد حافظ مخدوم صاحب اکثر ان سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات اور دیگر اسی قسم کے مسائل پر بحث کیا کرتے تھے۔ اور دل سے وہ احمدیت کے قائل تھے۔ چنانچہ وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:۔

"میرے والد مرحوم دل سے احمدی تھے۔ مگر بعض دنیوی موانعات کی وجہ سے اظہار نہیں کرتے تھے۔ یہ الفاظ میں نے ان سے کئی دفعہ سنے کہ "شاید مرزا صاحب سچے ہوں"

اس سے پتہ چلتا ہے کہ احمدیت کا بیج ہمارے دادا جان کے دل کی زمین میں بویا گیا تھا۔ اور وہ ہمارے والد صاحب کے دل میں آکر پھوٹا اور ایک تناور درخت بن گیا۔

آپ کا احمدی ہونا لوگوں کو بہت ناگوار گذرا اور آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ اور لوگوں نے قتل کرنے کے منصوبے بھی کئے لیکن ناکام رہے۔ احباب والد صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

صالح اولاد

دنیا میں کون ایسا انسان ہے کہ جس کی یہ خواہش نہیں کہ اس کی اولاد نیک ور صالح ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ صحیح نیکی اور حقیقی تقوےٰ پیدا کرنے کے لئے دین سے واقفیت کی اشد ضرورت ہے بغیر اس کے کسی بھی شخص کی اولاد صحیح رنگ میں نیک اور صالح نہیں بن سکتی۔

اخبار الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ آپ کی اولاد میں صحیح رنگ میں دین سے واقفیت پیدا کر کے اسے نیک اور صالح بنانے کا موجب بن سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور خطبات اور پاکیزہ فرمودات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جو ہر شخص کو ایک عالم دین بنا کر اس میں صحیح نیکی اور حقیقی تقویٰ پیدا کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تحریک جدید کے انسپکٹروں کا دورہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو وعدوں کا مطالبہ فرمائے ہوئے تین ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی ۷۰۲ جماعتیں پاکستان کی ایسی ہیں کہ ان کے وعدے ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے۔ باوجود اس کے کہ خطوط اور اخبارات کے اعلانات کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اب مندرجہ ذیل اضلاع میں ذیل کے انسپکٹر حلقہ مقرر کر کے بھیجے گئے ہیں تا وہ پریذیڈنٹ۔ سکرٹری مال یا تحریک جدید یا با رسوخ احباب کو توجہ دلائیں اور ان سے تاکید کر کے وعدہ لیں کہ وہ اپنی فہرست آخری تاریخ ۳۱ جنوری سے قبل مرکز میں ارسال کر دیں گے۔ امید ہے کہ احباب انسپکٹروں کے ساتھ تعاون فرمائیں گے تا وہ تحریک جدید کے جہاد سے محروم نہ رہ جائیں۔ بلکہ اپنے بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ قربانی کرنے والے ہوں۔ ہر انسپکٹر کا حلقہ حسب ذیل ہے

سید احمد شاہ صاحب زمیندارہ جماعتیں ضلع لائل پور
چوہدری فیروز الدین صاحب ۔۔ ۔۔ ضلع شیخوپورہ و گوجرانوالہ
مولوی بشیر احمد صاحب زاہد ۔۔ ۔۔ سرگودھا و گجرات کچھ حصہ
چوہدری محمد نعیم صاحب ۔۔ ۔۔ سیالکوٹ و گجرات کچھ حصہ

ضرورت ہے

جماعت احمدیہ لائلپور کے لئے ایک ایسے معلم کی جو بچوں کو یسرنا القرآن و قرآن کریم ناظرہ اور کوئی ایک اردو کی ابتدائی کتاب پڑھا سکے۔ نیز مسجد میں علاوہ جمعہ کے دوسری نمازیں پڑھا سکے۔ رہائش احمدیہ مسجد میں ہی رکھنی ہوگی

دونوں وقت کا کھانا اور پندرہ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بسفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی وضاحت کی جاوے کہ عمر کیا ہے۔ پہلے کبھی معلم یا معلمی کا کوئی کام کیا ہے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے ـــ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال کا جلسہ سالانہ بھی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اور احباب کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور موقع عطا فرمایا کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضور کے کلمات طیبات اور دوسرے علمائے کرام کی تقاریر سے اور اجتماعی عبادت سے اپنے ایمانوں کو تازہ کیا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن اس سلسلہ میں مہمانوں کے قیام اور طعام کے لئے جو انتظامات کئے گئے تھے ان کے اخراجات کا ایک معتدبہ حصہ ابھی تک قابل ادا ہے۔ بہت سی جماعتوں نے اس بارے میں اپنا فرض ادا کر دیا ہے بلکہ اپنی بساط سے بڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک کما حقہٗ اس طرف توجہ نہیں کی۔ خاکسار نے مندرجہ ذیل بڑی بڑی جماعتوں کے عہدہ داروں کو چٹھیاں بھی لکھی ہیں اور اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے اور دوسرے جماعتوں کے احباب سے بھی جن کے نام عدم گنجائش کی وجہ سے درج نہیں کئے جا سکے التماس ہے کہ جلد از جلد اپنا چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیں اس کی شرح ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہے یہ لازمی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ نیچے ان بڑی بڑی جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کی مندرجہ وصولی صرف سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں بھی پچاس فی صدی سے بھی کم ہے۔

ضلع جھنگ:۔ چنیوٹ۔ احمد نگر۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۲۷۶ گوکھووال۔ چک ۵۶۵ گ۔ب۔ چک ۲۹۵ بیریاں والہ۔ چک ۳۷۶ جلیانوالہ کمالیہ۔ چک ۱۲۶ ر۔ب بھائی ٹھنگ سالاروالہ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ ننکانہ صاحب۔ چک ۹۹ بھاہے وال۔

ضلع لاہور:۔ مغلپورہ۔ مزنگ۔ لاہور چھاؤنی۔ سلطانپورہ۔ دہلی و موچی گیٹ۔ نیلا گنبد۔ بھاٹی گیٹ۔ گڑھی شاہو۔ باغبانپورہ۔ باٹا پور۔ راجگڑھ چوبرجی۔ سنت نگر۔ کینال پارک۔ پرانی انارکلی۔ اسلامیہ پارک۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ۔ تتر گڑھی۔ لدھے والہ۔ مدرسہ چٹھہ۔ تونکی کاموں کی۔ تلونڈی کھجور والی۔ پیر کوٹ۔ ابن آباد۔

ضلع سرگودھا:۔ بھیرہ۔ چک ۸۷-۸۶ ش۔ چک ۹ پنیار۔ اوڑھ۔ چک ۳۷ ج بھلوال۔ تخت ہزارہ۔ چک ۹۷ شمالی چک ۵ قائد آباد۔ جوہر آباد۔

ضلع میانوالی:۔ بھکر۔ داؤد خیل

ضلع گجرات:۔ گجرات۔ شیخ پور۔ گولیکی۔

ضلع جہلم:۔ محمود آباد۔ کھیوڑہ۔

ضلع کیمل پور:۔ پنڈوری محمودہ۔ واہ کینٹ۔

ضلع راولپنڈی:۔ راولپنڈی۔ کوہ مری۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ ڈیرہ غازی خاں۔ کوٹ قیصرانی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ شہر۔ کھیوہ باجوہ۔ مہدی پور کھکھو وال۔ پسرور۔ مالو کے بھگت۔ گھنو کے ججہ۔ سٹھروہ۔ ڈسکہ۔ سجھڈال۔ دہاں۔ خانانوال میانوال۔ پھپ المعروف احمد آباد۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔

سابق صوبہ سرحد:۔ پشاور۔ ایبٹ آباد۔ مردان۔ کوہاٹ۔ رسالپور۔

ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں:۔ پارہ چنار۔ پیزو۔ حویلیاں۔ سکردو

ضلع ملتان:۔ لودھراں۔ چک ۱۴۵ ۱۰-R۔ دہاڑی منڈی۔ بنگلہ گوجرانوالہ۔ منڈی بوڑیوالہ۔ میلسی۔ چاہ بھاگو وال۔

سابق ریاست بہاولپور:۔ بہاولپور خاص۔ چک ۹۳ ۶-R۔ چک ۶۵ N-P۔ چک ۹ منشی عبدالستار والا۔ چک ۱۲۱ N-P فرزند علی۔ چک ۱۳۲ اللہ آباد۔ رحیم یارخاں۔ خانپور چک ۱۹۲ ۷-R بستی بابا جھنڈا۔

ضلع مظفر گڑھ:۔ علی پور

ضلع منٹگمری:۔ عارف والا۔

سابق صوبہ سندھ:۔ سکھر۔ حسن باڑہ۔ نواب شاہ۔ کھنڈو۔ باندھی گوٹھ محمد علی خاں دادو۔ شکارپور۔ محمد نگر۔ حبیب آباد۔ روہڑی۔ لاڑکانہ۔ نور آباد اسٹیٹ۔ حیدرآباد۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ نور نگر اسٹیٹ۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ کنری۔ جیس آباد۔ نور نگر۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ ٹونگا۔ منصور آباد

سابق صوبہ بلوچستان:۔ کوئٹہ

(ناظر بیت المال ربوہ)

فاستبقوا الخیرات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل اعلان اس سے قبل شائع ہو چکا ہے۔ لیکن جماعتوں کی فہرست کے اندراج میں کچھ غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے اپنے بندوں کو ابھارا ہے تا وہ زیادہ سے زیادہ اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ ان میں سے ایک طریق مسابقت بالخیر ہے یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کیلئے جدوجہد کرنا۔ احمدی احباب پر بخوبی روشن ہے کہ اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے اموال خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں جب دنیا روحانی پانی کے لئے تڑپ رہی ہے اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے آج یہ فضیلت بخشی ہے کہ تو افراد اور التزام کے ساتھ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرے اس بارہ میں ایک سو کے قریب بڑی بڑی جماعتوں کی کارگذاری کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جس میں بجٹ سال رواں اور بقایا جات سالہائے سابقہ کی نسبت سے سال رواں کے پہلے آٹھ مہینوں کی وصول کی رفتار دکھائی گئی ہے۔ جن جماعتوں کی وصولی مجموعی طور پر بہتر ہے ان کے نام پہلے درج کئے گئے ہیں۔ جن جماعتوں کے ناموں پر یہ نشان (م) دیا گیا ہے ان کی سال رواں کی وصولی کافی تسلی بخش ہے۔ لیکن سابقہ بقایا جات کی وجہ سے ان کا نام نیچے چلا گیا۔ اسی طرح جن جماعتوں پر یہ نشان (*) لگایا گیا ہے ان کے سال رواں کی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی تو اچھی ہے لیکن چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کمی ہے۔ امید ہے احباب مذکورہ بالا ارشاد الٰہی کے ماتحت پوری پوری کوشش کریں گے کہ اپنی وصولی کی رفتار کو تیز تر کرکے جلد از جلد صف اول میں جگہ حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ ناظر بیت المال ربوہ۔

نام جماعت	وصول فیصدی بمقابلہ بجٹ و بقایا: چندہ عام و حصہ آمد	جلسہ سالانہ
ظفر آباد دھیہ لابینی	۱۰۰	۱۰۰
جنڈیالہ	۱۰۰	۱۰۰
چک سکندر	۱۰۰	۹۳
منڈی بہاء الدین	۱۰۰	۹۲
خوشاب	۹۴	۱۰۰
سکھر (*)	۱۰۰	۲۰
داتہ زیدکا	۵۸	۱۰۰
ملتان چھاؤنی (*)	۱۰۰	۴۲
مانسہرہ	۱۰۰	۷۴
ملتان شہر	۱۰۰	۷۲
سانگھڑ	۹۶	۷۰
مظفر گڑھ	۱۰۰	۹۴
گھٹیالیاں (*)	۱۰۰	۱۹
کیمبلپور	۹۱	۷۰
چکوال	۱۰۰	۶۰
ڈگری گھمن	۱۰۰	۵۶
عزیز پور ڈگری	۸۷	۶۸
سیالکوٹ چھاؤنی	۹۸	۵۵
ربوہ کے (*)	۱۰۰	۴۶
میر پور خاص (*)	۱۰۰	۳۸
گجرات (*)	۱۰۰	۸
لیہ	۷۷	۷۲
کراچی	۸۶	۶۰
سانگلہ ہل (*)	۹۱	۵۲
نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۰	۳۰
چک ۳۳-۳۲-۲ ج	۸۱	۵۵
وزیر آباد (م)	۶۴	۷۱
گوٹھ امام بخش	۷۲	۶۲
چک ۹۹ ش	۴۸	۸۴
خانیوال	۶۹	۶۱
کرتو پنڈوری (*)	۸۳	۴۶
دھیروکے کلاں	۶۲	۶۷
گگو گھیاٹ	۷۴	۵۲
قصور	۸۵	۳۸
چک ۹۸ ش (م)	۹۴	۷۰
اوکاڑہ (*)	۹۲	۴۲
گکھڑ منڈی	۶۱	۵۴
احمد نگر	۹۳	۲۲
سرگودھا	۸۸	۲۶
بشیر آباد اسٹیٹ	۶۲	۹۴
چک ۱۶۶ نہر مراد (م)	۶۱	۸۴
چک ۶ ۷-۱۱	۸۴	۶۰
چک ۱۸ بھوڑو (م)	۵۰	۵۴
بڈو ملہی	۶۱	۱۴
کھاریاں (م)	۵۰	۵۲
شیخوپورہ	۶۴	۹۴
گوجرانوالہ	۷۶	۱۷
چک ۱۲۱ گوکھووال	۵۴	۳۹
جہلم (م) (*)	۷۱	۲۰
منٹگمری	۷۳	۱۸
ڈسکہ (م) (*)	۷۸	۱۱
چک ۲۱ ...	۳۸	۵۱
گوجرخان	۵۲	۳۶
آنبہ	۳۶	۵۱
محمد آباد اسٹیٹ	۶۶	۱۴
کوٹ رحمٰن (م)	۵۷	۲۲
چک ۱۱۷ چھور	۲۲	۶۰
چنیوٹ	۷۱	۱۰

روسی علاقوں میں مسلمانوں کی حالت کے متعلق

بعض عرب سیاحوں کے تاثرات

گذشتہ سال سوویٹ روس میں سفر کی پابندیاں بتدریج کم ہونے کے بعد غیر اشتراکی ملکوں کے باشندوں کو اس بات کے بہتر مواقع مل گئے کہ سوویٹ یونین کے وسط ایشیائی ممالک، میں اسلام کی حالت کا اندازہ لگا یا جا سکے۔ جن لوگوں نے ان علاقوں کا دورہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض کے تاثرات ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

۱۹۵۵ء کے اوائل میں شامی عرب اکاڈمی کا ایک وفد سوویٹ یونین کے دورے پر گیا۔ اپنی واپسی پر وفد کے ارکان نے شامی خبر رساں ایجنسی کو ایک انٹرویو دیا جو ۲۲ر جنوری کو دمشق کے ممتاز آزاد خیال روزنامہ "صوت العرب" میں شائع ہوا۔

امیر جعفر حسنی نے وسط ایشیا کے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔

عبادت گاہوں میں زیادہ تر سن رسیدہ لوگ جاتے ہیں۔ نوجوانوں کا کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ سوویٹ یونین کے جن علاقوں میں مسلمان آباد ہیں۔ ان کا معیار زندگی روس کے دوسرے اور صنعتی طور پر ترقی یافتہ علاقوں کے مقابلہ میں پست ہے"

شیخ بہجت بیطار کا بیان ہے کہ روس میں اگر کوئی شخص خدا اور مذہب پر عقیدہ رکھتا ہے۔ تو وہ اپنے بچوں کو صرف خفیہ طور پر مذہبی تعلیم دے سکتا ہے سوویٹ یونین کے مسلمان عام طور پر پس ماندہ ہیں ان کی معاشرتی حالت اور ان کا معیار زندگی روس کے دوسرے باشندوں کے مقابلے میں عموماً پست ہے"

وفد کے ایک اور رکن ڈاکٹر سمیع ضحان نے کہا کہ "مسلم علاقوں کا انحطاط اور ان کی پس ماندگی ہر جگہ دیکھنے میں آتی ہے۔ اور ہمیں صاف نظر آیا کہ مسلمانوں کا معیار زندگی دوسرے لوگوں کے مقابلے میں بہت پست ہے۔

ان اطلاعات کی تصدیق قاہرہ کے روزنامے "الاخبار" کے مالک علی امین نے بھی کی ہے۔ ستمبر میں اپنے دورۂ روس کے بعد امین نے اپنے اخبار میں لکھا کہ میں نے ماسکو میں معلوم کیا کہ شہر کی مسجد اس کے بہت گندے حصہ میں واقع ہے جہاں صرف غریبوں کی جھونپڑیاں ہیں۔ مجھ سے خود ایک مسلمان نے بتایا کہ صرف غریب مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ کھاتے پیتے مسلمان کبھی سربسجدہ نہیں ہوتے"۔

امین نے ایک اور مضمون میں ایک روسی طالبہ سے اپنا حسب ذیل مکالمہ درج کیا ہے:۔

"کیا تم خدا کو مانتی ہو؟"

"کم سنی ہی میں مجھے سکول میں مارکس اور لینن کے نظریات کی تعلیم دی گئی تھی۔ پھر خدا پر میرا عقیدہ کس طرح ممکن ہے؟"

"اور یہ چاند، درختوں کی شاخیں جو خوشی سے جھومتی ہیں۔ یہ بہتا ہوا شفاف پانی ان سب کو کس نے بنایا؟"

"فطرت نے"

"لیکن وہ غیر معمولی طاقت کونسی ہے جس نے فطرت کو یہ زبردست قوت نمو عطا کی ہے۔"

"مجھے کسی ایسے قادر مطلق کا علم نہیں ہے جس نے فطرت کو قوت محرکہ عطا کی ہو۔"

لڑکی کی یہ آخری دلیل تھی۔

وزیر کا عقیدہ

بعد میں اتفاق سے میری ملاقات تاشقند (ازبکستان) کے قائمقام وزیر خارجہ سے ہو گئی۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ خدا کو مانتے ہیں یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا: "جی نہیں میرا عقیدہ صرف کمیونسٹ پارٹی کے اصولوں پر ہے"

میرے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ان کے لڑکے کا نام حبیب اللہ ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ تو اللہ کو مانتے ہی نہیں پھر آپ نے اس کا نام یہ کیوں رکھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ نام میری بیوی نے رکھا ہے۔ امین نے سوویٹ یونین میں مذہبی بنیاد پر اقتصادی امتیاز کا بھی مشاہدہ کیا ہے۔ قاہرہ کے ایک ہفتہ وار رسالے "آخر ساعۃ" میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اعلےٰ تنخواہوں والی ملازمتیں صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ جو کسی مذہب کو نہیں مانتے۔ حکومت خود کسی شخص سے یہ نہیں کہتی کہ وہ دہریہ بن جائے۔ اس نے ایک سیدھا سادا طریقہ اختیار کیا ہے۔ وہ اعلےٰ ملازمتوں کے دروازے خدا اور مذہب پر عقیدہ رکھنے والوں کے لئے بند کر دیتی ہے"۔ (دی ڈان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

وصول فیصدی بمقابلہ بجٹ و بقایا

نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
کوہ مری	۸۱	۰
مانگٹ اونچے (م)	۳۵	۴۵
گوجرہ	۳۹	۳۷
ڈیرہ غازیخاں (٭)	۲۸	۵
لائلپور (م) (٭)	۴۹	۲۳
بہاولپور خاص	۴۱	۲۸
کنری (م) (٭)	۶۳	۵
شیخو پور (م) (٭)	۴۶	۲۲
محمود آباد اسٹیٹ (م) (٭)	۴۱	۲۷
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۵	۳۳
پشاور (م) (٭)	۵۵	۶
دوالمیال	۲۷	۳۲
روہڑی	۴۸	۱۱
گھمیانہ جھنگ (م) (٭)	۲۱	۳۴
راولپنڈی	۴۸	۳
نواب شاہ	۴۷	۴
کھیوہ باجوہ	۳۳	۱۷
پنڈوری محمودہ	۲۴	۲۵
بھیرہ (م) (٭)	۳۳	۱۶
لاہور (م) (٭)	۲۹	۹
احمد آباد اسٹیٹ	۱۸	۲۹
چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	۲۵	۷۲
سیالکوٹ شہر (م) (٭)	۴۱	۵
باندی گوٹھ محمد علی	۲۵	۲۱
مردان (م) (٭)	۳۵	۱۰
چک ۱۳۷ بہلولپور (م) (٭)	۲۲	۲۱
ایبٹ آباد	۳۷	۵
کوئٹہ	۳۲	۹
رسالپور	۳۱	۷

نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
ناصر آباد اسٹیٹ	۲۹	۸
داؤد خیل	۳۲	۴
نورنگ	۲۶	۱۰
کوہاٹ	۳۶	۰
حیدرآباد	۳۰	۳
واہ کینٹ	۳۳	۰
حافظ آباد	۲۱	۱۱
محمود آباد جہلم	۲۵	۷
ادرحمہ	۲۲	۹
عارف والہ	۲۶	۵
مسن باڑہ	۲۱	۸
چک ۱۷ پنج دھیرو کے	۱۱	۱۶
چک ۱۶۸ مراد	۱۳	۱۴
دادو	۱۶	۱۰
لاڑکانہ	۲۳	۲
علی پور مظفرگڑھ	۳۰	۱
حویلیاں	۳۱	۰
نصرت آباد اسٹیٹ	۱۷	۳
کھیوڑہ	۱۲	۷
چک ۲۷۶ گوکھووال	۱۱	۸
ننکانہ صاحب	۱۳	۴
گھنوکے ججہ (م) (٭)	۱۴	۲
رحیم یار خان	۱۰	۲
چک ۹ پنیار	۶	۵
محمد نگر (سندھ)	۲	۰
بنگلہ گوجھڑ والہ	۱	۰
۱۲۰/۷-R فرزند علی	[illegible]	۰

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی پانچ سال سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ سخت بے چینی اور پریشانی ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

ڈاکٹر عبدالستار شاہ

ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن چک ۲۴۴ ج ب لائلپور

(۲) میرے والد سید واجد علی شاہ صاحب پر اچانک لقوہ کا حملہ ہوا ہے - ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ طاہرہ بخاری کوارٹر ۱۰/۳ ایچ جیکب لائن کراچی

سائنسی تحقیقات کو انسان کی بہتری کیلئے استعمال کیا جائے

آٹھویں سالانہ سائنس کانفرنس کے نام گورنر جنرل کا پیغام

ڈھاکہ ۱۸ جنوری۔ پاکستان کے گورنر جنرل سکندر مرزا نے آٹھویں سالانہ سائنس کانفرنس کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ سائنسی تحقیقات کو بنی نوع انسان کی تباہی کے لئے نہیں بلکہ اس کی آسائش اور خوشحالی کے لئے استعمال کیا جائے۔ انہوں نے سائنسی تحقیقات سے عوام کی زندگی بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔

گورنر جنرل نے کہا کہ سائنس نے گذشتہ چالیس سال میں فطرت پر قابو پا کر انسانی مصائب کو ختم کرنے میں نمایاں اور فقید المثال خدمات سرانجام دی ہیں اور اس کے ذریعہ افلاس بیماریوں اور بھوک کے خلاف جنگ لڑی گئی ہے۔ لیکن اس کا وحشیانہ استعمال انسانیت کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بھی بن سکتا ہے۔ گورنر جنرل نے اپنے پیغام میں اس توقع کا اظہار کیا کہ ملکی اور غیر ملکی سائنسدان اس نہایت اہم مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور سائنس کو بنی نوع انسان کی تباہی و بربادی کا

ہیمر شولڈ ایتھنز پہنچ گئے

لندن ۱۸ جنوری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈگ ہیمر شولڈ مشرق وسطی اور جنوب مشرقی ایشیا کے چھ ہفتہ کے دورہ پر کل لندن سے ایتھنز پہنچ گئے ہیں۔ آپ مصر، ترکی، اسرائیل، لبنان، شام، عراق، اردن اور پاکستان کے دارالحکومتوں کا دورہ کرینگے اردن کا دورہ آپ کے پروگرام میں شامل نہیں تھا۔ لیکن اردن کی دعوت پر سیکرٹری جنرل نے اپنے پروگرام میں تبدیلی کر لی۔ اب آپ اڑھائی گھنٹہ تک عمان میں بھی قیام کریں گے۔ لندن میں ۲ گھنٹہ کے قیام کے دوران آپ نے وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائڈ سے ملاقات کی۔ ہیمر شولڈ ۲ فروری کو بنگلور میں اقوام متحدہ کے اقتصادی کمشن برائے ایشیا کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ اور اس کے بعد آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ بھی جائیں گے۔

صوبہ بھر کے لئے پنچائتی نظام

لاہور ۱۸ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان نے دیہی پنچائتوں کے نظام کو صوبہ بھر میں رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے قبل سابق پنجاب کے سولہ اضلاع اور سابق بہاولپور میں پنچائتوں کا رواج رائج ہے

اسمبلی توڑنے کے متعلق صدر مملکت کے اختیارات کم کئے جائیں گے

صوبائی گورنروں سے اسمبلیاں توڑنے کے اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے (چندریگر)

کراچی ۱۸ جنوری۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر آئی آئی چندریگر نے کل ایوان دستوریہ میں اعلان کیا کہ مسودہ آئین کے تحت صدر مملکت کو اسمبلی توڑنے کے جو اختیارات حاصل ہیں انہیں کم کرنے کے لئے ایک سرکاری ترمیم پیش کی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ صوبائی گورنروں کو اس قسم کے جو اختیارات حاصل ہیں وہ کم کر دیئے جائیں گے۔ وزیر قانون نے یہ اعلان مسٹر ابوالمنصور احمد کی تقریر میں مداخلت کرتے ہوئے کیا۔ مسٹر منصور مسودہ آئین کے تحت صدر مملکت کے وسیع اختیارات پر نکتہ چینی کر رہے تھے۔

وزیر قانون نے بتایا کہ سردار امیر اعظم خاں مسودہ آئین میں دو ترامیم پیش کر رہے ہیں ان میں سے ایک دفعہ ۴۹ حسب ذیل ہے

صدر مملکت کو اگر اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ اسمبلی کے نمائندوں کو انتخاب کنندگان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں رہا۔ تو وہ اپنی مرضی سے اسمبلی کو توڑ سکتے ہیں۔

مسٹر چندریگر نے بتایا کہ سردار امیر اعظم خاں کی دوسری ترمیم صوبائی گورنروں سے اس قسم کے اختیارات واپس لینے کے متعلق ہے

۱۵۶ قوم پرست ہلاک

رباط ۱۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کل رات تک ۴۸ گھنٹوں میں الجزائر میں فرانسیسی فوجیوں نے ۱۵۶ قوم پرستوں کو ہلاک کر دیا ہے ان جھڑپوں میں بارہ فرانسیسی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوئے گزشتہ اگست سے اب تک الجزائر میں قوم پرستوں کا اتنا جانی نقصان کبھی نہیں ہوا۔ اگست میں دو ہزار قوم پرست مارے گئے تھے۔

افغانستان اور چیکوسلاویکیہ کا معاہدہ

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ افغان سفارت خانہ کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت افغانستان نے چیکوسلاویکیہ کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا ہے اس معاہدہ کے مطابق چیکوسلاویکیہ افغانستان میں اپنا ایک صنعتی مشاورتی دفتر قائم کرے گا جو حکومت افغانستان کو صنعتی مسائل کے بارے میں مشورہ دے گا۔

افغانستان کے لئے روسی اسلحہ کا مطالبہ

کوئٹہ ۱۸ جنوری۔ حکومت افغانستان نے روس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسے اسلحہ اور دوسرا فوجی سامان مہیا کرے۔ افغان حکومت نے یہ مطالبہ روسی لیڈروں کے اقتصادی امداد کے وعدہ کے تحت کیا ہے

بی بی سی سے ۴۷ زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں

لنڈن ۱۸ جنوری۔ برٹش براڈکاسٹنگ کارپوریشن سے تمام دنیا کے لئے ۴۷ مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں لنڈن سے بی بی سی ہینڈ بک ۱۹۵۶ء شائع ہوئی ہے جس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے